أَجْوِبَةُ أَرْبَعِيْنَ سُؤَالًا

۴۰ سوالات و جوابات

(حصہ اول)

مصنف

سید ندیم احمد عطاری

خطیب و امام جامع مسجد المجید

باہتمام

حافظ محمد جمیل قادری

ناشر

مکتبہ غوثیہ

نزد یونیورسٹی روڈ، کراچی، پاکستان فون نمبر: 4910584, 4926110

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال ۱ ...... کافر نے کہا مجھے کلمہ پڑھاؤ، مسلمان نے کہا عالم کے پاس جاؤ، تو کیا مسلمان کافر ہو جائے گا؟

جواب ...... کافر نے مسلمان سے کہا مجھے کلمہ پڑھاؤ اس نے کسی عالم صاحب یا کسی پیر صاحب کے پاس جانے کو کہا تو یہ مسلمان خود کافر ہو گیا۔ مزید معلومات کیلئے فتاویٰ مصطفویہ صفحہ نمبر ۶۰ تا ۶۲ کا مطالعہ فرمائیں۔

سوال ۲ ...... اللہ عزوجل کو تمہارا ربّ عزوجل کہنا کیسا ہے؟ ایک صاحب کہتے ہیں یہ غلط ہے۔

جواب ...... یہ سوال اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی کیا گیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، یہ کہنے والا جاہل ہے۔ جاہل اپنی جہالت یا حق کی عداوت (دشمنی) سے اعتراض کیلئے منہ کھول دیتا ہے۔ بہرحال یہ کہنا کہ تمہارا ربّ فرماتا ہے کہنا جائز ہے۔ تفصیلی معلومات کیلئے فتاویٰ افریقہ صفحہ نمبر ۱۴ سے ۱۸ تک کا مطالعہ فرمائیں۔

سوال ۳ ...... مقتدی اقامت میں کب کھڑا ہو۔ اللہ اکبر میں یا حی علی الصلوٰۃ میں؟

جواب ...... اقامت کے وقت امام و مقتدی دونوں کو بیٹھے رہنا چاہئے۔ جب اقامت ہو رہی ہو تو امام و مقتدی کیلئے مکروہ ہے کہ کھڑے رہیں بلکہ اقامت ہو رہی ہو تو آنے والے کو چاہئے کہ جہاں مسجد میں جگہ مل جائے بیٹھ جائے۔ مزید معلومات کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد ۵ صفحہ ۳۸۰ کا مطالعہ فرمائیں اور فتاویٰ بریلی صفحہ ۶۶، فتاویٰ عالمگیری وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں اور عرفان شریعت (صفحہ نمبر ۳۴) میں ایضاح کے حوالے سے بھی یہی لکھا ہے۔

سوال ٤ ...... کیا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد ہیں۔

جواب ...... جی ہاں۔ حضرت اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا ہے۔ نزہۃ القاری شرح بخاری شریف کے جلد ۴ کے صفحہ نمبر ۸۲ میں ہے۔ اُمِ کلثوم بنت علی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہی دور میں پیدا ہو چکی تھیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے عقد کر لیا تھا۔ تفصیلی معلومات کیلئے فتاویٰ اویسیہ ج ۱ ص ۳۶۱ تا ۳۸۵ تک ضرور ضرور پڑھیے۔

سوال ۵......مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا کیسا ہے؟

جواب......امام بخاری اپنی تاریخ میں ایک حدیث لائے ہیں فرماتے ہیں کہ جو کوئی ایک بار مدینہ کو یثرب کہہ دے تو اسے چاہئے کہ دس بار مدینہ مدینہ کہے تاکہ اس کی تلافی اور تدارک ہو جائے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے جب پوچھا گیا کہ مدینہ کو یثرب کہنا کیسا ہے؟ تو آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، مدینہ کو یثرب کہنا ناجائز و ممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار ہے۔

اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مدینہ کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے (پاکیزہ ہے) (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۶ سے ۱۱۹ تک مطالعہ فرمائیں۔ مدینہ طیبہ کی تاریخی معلومات کیلئے کتاب محبوب مدینہ اور مدینۃ الرسول کا مطالعہ فرمائیں)

سوال ۶......نمازِ وتر میں دعائے قنوت کی جگہ تین بار سورۂ اخلاص پڑھنا کیسا؟

جواب......دعائے قنوت وتر میں واجب ہے اور قنوت صرف وہی نہیں جو اس نام سے مشہور ہے۔ اس دعا کا پڑھنا سنت ہے۔ اگر کوئی دوسری دعا پڑھی جب بھی ادا ہو گیا۔ اگر کوئی دعا یاد نہ ہو تو تین بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہے اور سورۂ اخلاص خالص ذکر ہے۔ اسکے پڑھنے سے واجب ادا نہ ہوگا کہ واجب دعا ہے اور قصداً ترک واجب ہوا لہٰذا نماز واجب الاعادہ ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ا ص ۲۰۱)

سوال ۷......سبز عمامہ شریف باندھنا کیسا ہے؟

جواب......حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دستار مبارک (عمامہ شریف) اکثر سفید اور کبھی سیاہ اور کبھی سبز ہوتی تھی۔ ریاض الفتاویٰ جلد ۳ صفحہ نمبر ۲۵۱ سے ۲۵۷ کا مطالعہ فرمائیں۔ لہٰذا سبز عمامہ باندھنا بھی جائز ہے۔

سوال ۸......حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدر (سینہ مبارک) کو کتنی مرتبہ چاک کیا گیا۔

جواب......حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدر مبارک کو ظاہری طور پر چار مرتبہ چاک کیا گیا:

(i) حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پر جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

(ii) دوسری بار دس برس کی عمر میں۔

(iii) تیسری بار اعلانِ نبوت کے قریب دل مبارک کو چاک کیا گیا۔

(iv) چوتھی بار معراج شریف کی رات یہ معاملہ واقع ہوا۔

ایسے لکھا جائے کہ کیوں کیا گیا اور کیا مقصد تھا اور کس نے کیا تو مکمل بات ہو جائیگی۔ (اَلْکَلَامُ الْاَوْضَحُ فِیْ تَفْسِیْر سُوْرَۃِ اَلَمْ نَشْرَحْ صفحہ نمبر ۱۴ سے ۲۶ تک مطالعہ فرمائیں۔ تصنیف لطیف حضرت مولانا نقی علی خان والد ماجد اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ)

سوال ۹......قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینے والے کیلئے کیا حکم ہیں؟

جواب......قربانی کا گوشت کافر کو دینا شرعاً جائز نہیں اور کسی نے دے دیا تو گنہگار ہے توبہ کرے اور قربانی ہو جائے گی یعنی کافر کو گوشت دینے کے سبب قربانی کا اعادہ کرنا واجب نہیں۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد۲ صفحہ نمبر ۴۵۷)

سوال ۱۰......ض کو ظ پڑھنا کیسا ہے اور جو جان بوجھ کر ض کو ظ پڑھے کیا اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی؟

جواب...... جو شخص ض کو ض پڑھ ہی نہ سکے یا جو پڑھ سکے مگر عمداً (جان بوجھ کر) نہ پڑھے بجائے ض کے ظ وغیرہ پڑھے تو اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی اور عمداً ایسا پڑھنے والا اشد گنہگار مستحق نار مستوجب غضب جبار عزّ وجل ہے۔ علماء نے اسے کفر فرمایا۔ یہ شخص اس سے بھی بدتر ہے کہ ض کو پڑھنے کو کہا کہ نہ میری نماز ہوئی نہ مقتدیوں کی۔ (ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم) یہ شخص جب تک توبہ نہ کرے۔ تجدید اسلام اور بی بی رکھتا ہو تو اس سے بھی تجدید نکاح جب تک نہ کرے اُسکے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھی جائے یوں ہی جب تک کہ ض کو ض نہ پڑھے۔ جب تک تائب نہ ہو اُس سے میل جول، سلام کلام اور ربط ضبط بھی موقوف کر دیا جائے۔ جتنی نمازیں اسکے پیچھے پڑھی ہیں سب کا اعادہ (لوٹانا) لازم، وہ شخص جو ض کو ظ کی آواز ہی سے پڑھنے پر مصر ہے اور صحیح ضآلین پڑھنے کو مفسد نماز جانتا ہے ہرگز لائق امام نہیں جب تک توبہ نہ کرے۔ اس کیساتھ نشست برخاست یک لخت ترک کر دی جائے۔ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف قصداً پڑھنا کفر ہے۔ (فتاویٰ مصطفویہ حصہ دوم صفحہ نمبر ۳۲۷ سے ۳۲۸)

سوال ۱۱...... جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی پیش کی تھی تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دُنبہ ذبح ہوا تھا اس کا گوشت وغیرہ کیا ہوا؟

جواب......وہ مینڈھا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ذبح کیا گیا تھا اسکے سینگ کعبہ معظمہ پر لٹکا دیئے گئے تھے جبکہ گوشت وغیرہ کو درندوں اور پرندوں نے کھا لیا تھا جیسا کہ صاوی شریف میں ہے۔ تفسیر صاوی شریف جلد ۳ کا مطالعہ فرمائیں۔ (فتاویٰ اہلسنت سلسلہ اشاعت نمبر ۲ صفحہ ۲۹)

سوال ۱۲ ...... روایتوں میں آتا ہے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ جو دنبہ ذبح ہوا وہ جنت سے لایا گیا تھا اور لوگوں کا کہنا ہے کہ فتنۂ یزید کے وقت اس دنبہ کی سینگ اور دیگر تبرکات جو کعبہ شریف میں تھے آگ لگنے کی وجہ سے جل گئے تو کیا یہ صحیح ہے؟ حالانکہ روایتوں میں آیا ہے کہ جنتی چیز کو آگ نہیں کھا سکتی۔

جواب ...... ہاں یہ صحیح ہے کہ جنتی چیز میں آگ اثر نہیں کرتی۔ جیسا کہ علامہ صاوی اپنی کتاب تفسیر صاوی جلد ۳ صفحہ ۳۲۲ پر تحریر کرتے ہیں کہ اس مینڈھے کی سینگ کعبہ شریف میں آویزاں تھیں یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں فتنہ حجاج کے وقت کعبہ شریف میں آگ لگی اور وہ جل گئی اور اس کے گوشت پوست چرندو پرند نے کھا لئے اس لئے کہ جنتی چیز میں آگ مؤثر نہیں ہوسکتی۔ اس میں سینگ کے جلنے کا صراحۃً ذکر نہیں مگر تفاسیر کی دیگر کتابوں میں مثلاً تفسیر کبیر، تفسیرات احمدیہ، تفسیر طبری، تفسیر ابن کثیر، تفسیر طبی وتفسیر روح البیان وغیرہ میں صراحۃً جلنے کا ذکر ہے لیکن اس کے جنتی ہونے کا اختلاف ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ جو جانور ذبح کیا گیا وہ پہاڑی بکرا تھا جو ثبیر پہاڑ سے اُترا تھا اور یہی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی قول ہے تو اس صورت میں کوئی اختلاف نہیں لیکن حضرت ابن عباس وعلامہ سدی اور دیگر مفسرین کے قول کلاموں میں یہ ہے کہ وہ جنتی مینڈھا تھا جسے بحکم الٰہی حضرت جبریل علیہ السلام جنت سے لے کر آئے اور یہ وہی مینڈھا تھا جس کی حضرت آدم علیہ السلام کے لڑکے ہابیل نے قربانی کی تھی یہ چالیس سال تک جنت میں چرتا رہا اور پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ قربان کیا گیا مگر اس سے فی نفسہٖ اس کا جنتی ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ سورہ مائدہ کی آیت ۲۶ سے ۲۷ کے درمیانی آیت میں ہے، **اذ قربا قربانا فتقبل من احدھما ولم یتقبل من الاخر ط** کی تفسیر میں ہے کہ آدم علیہ السلام وحوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زمانے میں نکاح کا طریقہ یہ تھا کہ ایک حمل سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے تو ایک حملہ کے لڑکے کا نکاح دوسرے حمل کی لڑکی سے اور دوسرے حمل کے لڑکے کا نکاح پہلے حمل کی لڑکی سے ہوتا تھا تو قابیل کے ساتھ والی لڑکی جو بہت خوبصورت تھی ہابیل کے حصے میں آئے اس پر قابیل راضی نہ ہوا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دونوں سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی پیش کرو جس کی قربانی مقبول ہوگی وہی اس کا حقدار ہے چنانچہ قابیل کھیتی باڑی وغلہ کی پیداوار کرتا تھا اور اس نے اپنا نفیس غلہ قربانی کیلئے پیش کیا تو آگ نے اسے قبول نہ کیا۔ (روح البیان جلد ۲ صفحہ ۳۷۹) اور ہابیل بکریاں پالتا تھا اس کے پاس بکریوں کا ریوڑ تھا اس نے سب سے عمدہ بکری پیش کی تو آگ اُتری اور اسے جنت کی طرف اُٹھا لے گئی، یہ چالیس سال تک جنت میں رہی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ بنی۔ (روح البیان، قرطبی، صاوی وغیرہ) ان روایات وفرمودات سے اس کا جنتی ہونا ثابت نہیں ہوا تو اب اس کی سینگ کا جلنا دنیاوی چیز کا جلنا ہوا جنتی چیز کا جلنا نہ ہوا۔ بہرحال تفسیری روایات مختلف ہیں قطعی فیصلہ مشکل ہے۔ (واللہ اعلم ورسولہ اعلم)

سوال ۱۳ ...... حضرت آدم علیہ السلام کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی اور حضرت ابو بکر صدیق کی کس نے اور حضرت عمر فاروق کی کس نے؟ حضرت علی کی کس نے اور حسن کی کس نے؟ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

جواب ...... حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ فرشتوں نے پڑھی اور حضرت ابو بکر صدیق کی حضرت عمر فاروق نے اور حضرت عمر کی ابن عمر نے، حضرت علی کی حضرت حسن نے اور حضرت حسن کی حضرت حسین نے پڑھائی۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

(فتاویٰ رضویہ جلد۵ صفحہ ۳۷۵۔ فتاویٰ بریلی صفحہ ۳۰۲)

سوال ۱٤ ...... محرم کے دس دِنوں میں مچھلی کھانا کیا منع ہے؟ یا تیجے کے دن کھانا چاہئے؟ یا کس دن کھانا چاہئے اور کس دن نہیں؟

جواب ...... مچھلی کا کھانا کسی دن منع نہیں بعض جہلاء لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایام محرم میں مچھلی کھانا نہیں چاہئے، یہ بالکل بے اصل ہے مچھلی کھانا کسی دن بھی منع نہیں۔ (فتاویٰ بریلی صفحہ نمبر ۳۰۲)

سوال ۱۵ ...... فتاویٰ عالمگیری کی کتاب کیسی ہے اگر کوئی شخص کہے کہ میں اس کتاب کو نہیں مانتا۔ اس کے مسائل کو نہیں مانتا تو کیا وہ حنفی ہے؟

جواب ...... فتاویٰ عالمگیری فقہ حنفی کی معتبر و مستند کتاب ہے۔ حنفی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اس کتاب کو نہیں مانوں گا۔ ایسا کہنے والا غالباً غیر مقلد (اہلحدیث) ہوگا۔ اس کتاب کو سلطان عالمگیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم سے پانچ سو علماء نے مختلف کتابوں سے مسائل منتخب کر کے تالیف کی اور اس وقت سے آج تک تمام علماء میں معمول و مقبول ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ جلد۲ حصہ چہارم صفحہ نمبر ۱٦۷)

سوال ۱٦ ...... یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پکارنا کیسا ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ ناجائز ہے۔ لفظ (یا) اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال کیا جاتا ہے؟

جواب ...... اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کیساتھ لفظ یا لگانا جائز نہیں تو اِن لوگوں کو قرآن نہ پڑھنا چاہئے کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو **یا ایھا النبی، یا ایھا الرسول، یا ایھا المزمل، یا ایھا المدثر** ...... ان تمام آیات میں حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یا کہہ کر پکارا گیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یا کہہ کر پکارے تو جائز اور ہم بندے ہو کر اس کے محبوب کو یارسول اللہ، یا نبی اللہ، یا حبیب اللہ کہہ کر پکاریں تو ناجائز کیسے ہوسکتا ہے؟ قرآن کے بعد حدیث شریف کی روشنی میں ...... حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہجرت فرما کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسلمان مرد عورتیں بچے خدام سب کے سب چھتوں پر چڑھ کر گلیوں میں پھیل کر بار بار بلند آواز سے کہتے تھے یا محمد یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ (مسلم شریف جلد۲ صفحہ ۴۱۹) مزید تفصیلی معلومات کیلئے کتاب یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہنے کا ثبوت اور جاء الحق کا مطالعہ فرمائیں اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنہیں علماء دیو بند اپنا پیر و مرشد مانتے ہیں وہ فرماتے ہیں، جو کوئی ایک ہزار بار یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پڑھے اِن شاءَ اللہ بیداری یا خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ (ضیاء القلوب مطبوعہ دیوبند)

سوال ۱۷ ...... کیا عورت بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن تک ناپاک رہتی ہے اور جس کمرے میں وہ رہتی ہے وہ کمرہ بھی چالیس روز تک ناپاک رہتا ہے اور ان دِنوں میں وہ چوڑیاں نہیں پہن سکتی؟

جواب ...... یہ جو عام جاہل عورتوں میں مشہور ہے کہ جب چلہ (چالیس دن کا عمل) نہ ہو جائے زچہ (وہ عورت جو بچہ جنے) پاک نہیں ہوتی، محض غلط ہے۔ خون بند ہونے کے بعد ناحق ناپاک رہ کر نماز، روزے چھوڑ کر سخت کبیرہ گناہوں میں گرفتار ہوتی ہیں۔ مردوں پر فرض ہے کہ انہیں اس سے باز رکھیں۔ نفاس کی زیادہ حد کیلئے چالیس دن سے کم کا ہوتا ہی نہیں ہو اس کے کم کیلئے کوئی حد نہیں اگر بچہ جننے کے بعد صرف ایک منٹ خون آیا اور بند ہو گیا عورت اسی وقت پاک ہو گئی۔ نہائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اگر چالیس دن کے اندر اسے خون عود نہ کرے گا تو نماز روزے سب صحیح رہیں گے۔ چوڑیاں چارپائی مکان سب پاک ہے فقط وہی چیز ناپاک ہوگی جسے خون لگ جائیگا۔ بغیر اسکے ان چیزوں کو ناپاک سمجھ لینا ہندوؤں کا مسئلہ ہے۔ (عرفان شریعت حصہ دوم صفحہ ۴۲ مصنف الحاج القاری الحافظ حضرت علامہ و مولانا و مفتی و محدث امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سوال ۱۸ ...... کیا خانہ کعبہ شریف میں کسی کی قبر ہے؟

جواب ...... کعبہ معظمہ میں صرف دو نبیوں کے مزارات ہیں۔ حطیم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا اور مغربی جانب میں حضرت شعیب علیہ السلام۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت شعیب علیہ السلام کا مزار سنگ اسود کے مقابل ہے۔ (واللہ اعلم) (از روح المعانی) مگر شامی وغیرہ میں ہے کہ مطاف شریف میں ستر انبیاء علیہم السلام کے مزارات ہیں۔ (واللہ اعلم) اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار بھی حطیم میں ہے۔ (شرح غازی) (تفسیر نعیمی جلد ۹ صفحہ نمبر ۲۸۔ نزہۃ القاری شرح بخاری جلد ۴ صفحہ ۲۰۵) اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر شریف میزاب رحمت کے نیچے ہے۔ حجر اسود اور زمزم کے درمیان ستر انبیاء علیہم السلام کی قبور ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۵ صفحہ نمبر ۳۵۱)

سوال ۱۹ ......قرآنِ پاک کی سب سے پہلی سورت مبارک اِقْرَأْ (سورۂ علق) نازل ہوئی سب سے آخری آیت مبارک کون سی نازل ہوئی اور کس پارے میں ہے؟

جواب......مفسرین فرماتے ہیں کہ واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله ق ثم توفی کل نفس ما کسبت وهم لا یظلمون o یہ سب سے آخری آیت ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اسے سورۂ بقرہ میں ۲۸۰ آیتوں کے بعد رکھے چنانچہ یہاں رکھی گئی اسکے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں اکیس روز تشریف فرما رہے۔ بعض روایات میں ہے کہ سات روز اور بعض میں ہے نو دن۔ (خازن وخزائن) (تفسیر نعیمی جلد ۳ صفحہ ۱۶۴)

سوال ۲۰ ......صحاح ستہ کن کتابوں کو کہتے ہیں اور اِن کتابوں کو کس نے لکھا؟

جواب......صحاح ستہ سے مراد حدیث کی چھ صحیح ترین کتب ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں:

۱	بخاری شریف	از	عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری
۲	مسلم شریف	از	ابوالحسین امام مسلم بن الحجاج القشیری
۳	ترمذی شریف	از	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی
٤	نسائی شریف	از	ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی
۵	ابوداوٗد شریف	از	سلمان بن اشعث سجستانی
٦	ابن ماجہ شریف	از	ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ الرحمۃ والبرکات

(واللہ اعلم ورسولہ اعلم)

سوال ۲۱ ......بعض لوگوں کا کہنا ہے:

i...... ۱۰ محرم کے دن روٹی نہیں پکانی چاہیے، نہ جھاڑو دینا چاہیے۔

ii......محرم کے دِنوں میں شادی بیاہ نہیں کرنا چاہیے۔

iii......ان دِنوں میں سوائے امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے کسی کے نام کا فاتحہ نہیں کرنا چاہیے۔

iv......اور نہ ہی اِن دس دنوں میں کپڑا بدلنا چاہیے۔

جواب......احکام شریعت کے صفحہ ۱۴۵ میں ان تمام باتوں کا ذکر کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، پہلی تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے اور چوتھی بات جہالت ہے۔ ہر مہینے میں ہر تاریخ ہر ولی کی نیاز اور ہر مسلمان کی فاتحہ ہو سکتی ہے۔

سوال ۲۲ ...... محرم الحرام میں دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ اپنے بچوں کو فقیر بناتے ہیں اور کلاوا (نارا بدھی) پہناتے ہیں اور بعض لوگ پینک باندھتے ہیں، ان باتوں کی اصل کیا ہے؟

جواب ...... فقیر بننا اور بھیک مانگنا ناجائز بلا ضرورت شرعی سوال حرام ہے اور پینک باندھنا بھی بالکل ناجائز اور مہمل ہے اور اس کی کمر میں گھنٹیاں باندھنا حرام۔ حدیث شریف میں فرمایا ہے، ایسے لوگوں کے ساتھ ملائکہ رحمت نہیں ہوتے اور کلاوا (بدھی) بھی ناجائز اور یونہی مصنوعی (جھوٹی کربلا) کو جانا، سینہ کوٹنا اور ماتم کرنا حرام ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ حصہ نمبر۴ کے صفحہ ۱۳)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، تعزیہ بنانے اور پینک بننے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور بدھی پہنانے اور مرثیہ کی مجلس پڑھنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ خرافات روافض (شیعہ) اور تعزیہ دار لوگ کرتے ہیں انکی منت سخت جہالت ہے ایسی منت ماننی نہ چاہیے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے۔ (بہار شریعت حصہ ۹ صفحہ ۲۳)

سوال ۲۳...... حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی کہنے والے کا کیا حکم ہے؟ اور کیا یزید حق پر تھا؟

جواب...... جو حضرت امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی کہے یا یزید کو حق پر بتائے وہ مردود خارجی مستحق جہنم ہے۔ یزید کا حکم یزید کے ناحق پر ہونے میں کیا شبہ ہے۔ البتہ یزید کو کافر نہ کہیں اور نہ مسلمان کہیں بلکہ سکوت کریں۔ (قانون شریعت کامل حصہ اوّل صفحہ ۴۳) اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، یزید پلید کے بارے میں ائمہ اہلسنّت کے تین قول ہیں۔ امام احمد وغیرہ اکابر اسے کافر جانتے ہیں تو ہرگز بخشش نہ ہوگی اور امام غزالی وغیرہ مسلمان کہتے ہیں تو اس پر کتنا ہی عذاب ہو بالآخر بخشش ضرور ہے اور ہمارے امام (امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) سکوت فرماتے ہیں کہ نہ مسلمان کہیں نہ کافر لہٰذا یہاں بھی سکوت کریں گے۔ (واللہ اعلم ورسول اعلم) (احکام شریعت صفحہ ۱۶۹ سے ۱۷۰)

یزید کے بے ہودہ کارنامے

عرفانِ شریعت میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یزید پلید فاسق فاجر وجری علی الکبائر تھا۔ امام احمد بن حنبل اور ان کے موافقین اسے کافر کہتے ہیں اور بہ تخصیص نام اس پر لعنت کرتے ہیں۔

یزید نے والیٔ ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا، حرمین طیبین وخود کعبہ معظمہ کی سخت بے حرمتیاں کیں، مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گھوڑے باندھے، ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے، تین دن مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے اذان ونماز رہی، مکہ ومدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابہ وتابعین بے گناہ شہید کئے، کعبہ معظمہ پر پتھر پھینکے، غلاف شریف پھاڑا اور جلایا، مدینہ طیبہ کی پاک دامن پارسائیں تین دن شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کر دیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جگر پارے کو تین دن بے آب ودانا رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا، مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گود کے پالے ہوئے تن نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان (پسلیاں) چور ہو گئے، سر انور کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر تیر پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا، حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث (یزید) کے دربار میں لائے گئے اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا ہوگا۔ (اللہ تعالیٰ امام عالی مقام پر اور ان کے رفقاء کے مزاروں پر اپنی رحمتوں کی بارشیں نازل فرمائے۔ آمین) (مزید تفصیلی معلومات کیلئے عرفانِ شریعت حصہ دوم صفحہ نمبر ۵۸ سے ۵۹ کا مطالعہ فرمائیں اور امام حسین پیدائشی جنتی اور یزید پلید جہنمی پیدائشی لعنتی کتاب کا مطالعہ فرمائیں)

سوال ۲٤ ......سیاہ خضاب لگانا کیسا ہے؟ اگر کوئی امام یا تراویح پڑھانے والا لگائے تو اُس کی اِقتداء میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب ......سیاہ خضاب یا ایسی مہندی جس سے بال کالے ہو جائیں لگانا جائز نہیں ہے۔ سیاہ خضاب جہاد کے سوا مطلقاً حرام ہے جس کی حرمت پر احادیث صحیحہ معتبرہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، پیری تبدیل کرو اور سیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ۔ (مسند امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دوسری حدیث میں ہے آخر زمانے میں کچھ لوگ سیاہ خضاب کرینگے جیسے کبوتروں کے پوٹے وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھیں گے۔ تیسری حدیث میں ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جو سیاہ خضاب کرے اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا۔ چوتھی حدیث میں ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، زرد خضاب ایمان والوں کا ہے اور سرخ اسلام والوں کا اور سیاہ خضاب کافر کا ہے لہٰذا جو امام کالا خضاب کرتا ہے وہ فاسق معلن ہے اور اسکے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب، نماز فرض ہو یا تراویح یا نفل سب کا ایک حکم ہے۔ (واللہ تعالیٰ علم)

(فتاویٰ بریلی صفحہ ٦٨ سے ٦٩)

سوال ۲۵ ......اہل بیت اطہار میں کون کون نفوسِ قدسیہ شامل ہیں؟

جواب ...... حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولا د امجادِ اہل بیت ہیں۔ پھر حضرت علی و عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم و جعفر و عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد اہل بیت ہیں۔ ازواجِ مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہن اہل بیت ہیں۔ (عرفان شریعت حصہ اوّل صفحہ ۱۲)

سوال ۲۶ ...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ۱۲ تاریخ کو ہوئی۔ بعض لوگ کہتے ہیں اس کی کوئی سند نہیں۔

جواب ...... سرکار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت بارہ ربیع الاوّل کو ہوئی، اس کے حوالہ جات تو بہت ہیں لیکن بارہویں کی نسبت سے بارہ حوالہ جات آپ کی بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادتِ عظیم حاصل کر رہا ہوں:۔

حوالہ نمبر ۱ ...... تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ نمبر ۱۲۵ میں امام ابن جریر طبری لکھتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت سوموار کے دن ربیع الاوّل کی بارہویں تاریخ کو عام الفیل میں ہوئی۔

حوالہ نمبر ۲ ...... تاریخ ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۷۱۰ میں علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت عام الفیل کو ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو ہوئی۔

حوالہ نمبر ۳ ...... السیرۃ النبویہ ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۱۷۱ میں مشہور سیرت نگار علامہ ابن ہشام لکھتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوموار بارہ ربیع الاول کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔

حوالہ نمبر ۴ ...... اعلام النبویہ کے صفحہ نمبر ۱۹۲ میں علامہ ابوالحسن ارشاد فرماتے ہیں، واقعہ اصحاب فیل کے پچاس روز بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بروز سوموار بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔

حوالہ نمبر ۵ ...... کتاب محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلد ۲ صفحہ نمبر ۱۹ میں علامہ محمد رضا جو قاہرہ یونیورسٹی لائبریری میں امین ہیں لکھتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوموار کے دن فجر کے وقت بارہ ربیع الاول کی تاریخ بمطابق ۲۰ اگست ۵۷۰ کو پیدا ہوئے اہل مکہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام ولادت کیلئے اسی تاریخ کو جاتے ہیں۔

حوالہ نمبر ۶ ...... عیون الاثر جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۶ میں امام الحافظ ابوالفتح محمد بن محمد بن عبداللہ لکھتے ہیں، ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوموار کے روز بارہ ربیع الاول شریف کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔

حوالہ نمبر ۷ ...... ضیاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۷ میں پیر محمد کرم علی شاہ صاحب لکھتے ہیں، حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں صحابی رسول سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام الفیل روز شنبہ بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔ اسی روز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور جمہور اہل اسلام کے نزدیک یہی تاریخ (بارہ ربیع الاوّل) مشہور ہے۔

حوالہ نمبر ۸ ...... کتاب سیرت خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱۵ میں امام ابوہریرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، علماء روایت کی ایک عظیم کثرت اس بات پر متفق ہے کہ یوم میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام الفیل ماہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ ہے۔

حوالہ نمبر ۹...... مدارج النبوۃ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۸ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، خوب جان لو کہ اہل سیرو تواریخ کی یہ رائے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش عام الفیل میں ہوئی اور واقع کے چالیس روز بعد اور یہ دوسرا قول سب سے زیادہ صحیح ہے مشہور ہے کہ ربیع الاول کا مہینہ تھا اور بارہ تاریخ تھی بعض علماء نے اس پر اتفاق کا دعویٰ کیا ہے یعنی سب علماء اس پر متفق ہیں۔

حوالہ نمبر ۱۰...... تقویم تاریخ میں مولانا سیّد عبدالقدوس ہاشمی عالم دین ہونے کے علاوہ فن تقویم میں بھی ماہر تھے وہ اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں، صحیح تاریخ ولادت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول ہے۔

حوالہ نمبر ۱۱...... کتاب الشمامۃ العنبر یہ مولد خیر البریہ صفحہ ۷ میں اہل حدیث کے مشہور عالم جناب نواب سیّد محمد صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر روز دوشنبہ دوازدہم (یعنی بارہ) ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی جمہور علماء کا یہی قول ہے ابن جوزی نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے۔

سوال ۱۲...... کتاب کا نام سیرت خاتم الانبیاء، صفحہ نمبر ۱۸ پر علماء دیوبند کے مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں، الغرض جس سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا اس ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کے انقلاب کی اصل غرض آدم، اولاد آدم کا فخر، کشتی نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دعا، موسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام کی پیش گوئی کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونق افروز عالم ہوئے۔

☆ واللہ اعلم ورسولہ اعلم ☆

سوال ۲۷ ...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعل پاک کے عکس کے درمیان بسم اللہ یا عہد نامہ لکھنا کیسا؟

جواب ...... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعلین پاک کے عکس کے درمیان بسم اللہ شریف یا عہد نامہ لکھنا جائز ہے اس لئے کہ یہ اصل نعلین پاک نہیں اگرچہ اعزاز و احترام اور حصول منافع میں اصل کے حکم میں ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نہم صفحہ ۱۵۰) اس کا قطعاً حرام و گستاخی بتانا غلط و باطل ہے اس لئے کہ حکم کا مدار نیت پر ہے۔ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات۔ معاذ اللہ عزّ وجل اگر لکھنے والے کی نیت سوء ادبی ہے تو اس کا یہ فعل صرف حرام و گستاخی ہی نہیں بلکہ اسے دائرۂ اسلام سے خارج کردے گا اور اس کی نیت اعزاز و احترام اور حصول برکت کی نیت ہے تو مستحق اجر و ثواب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ بریلی، ص ۳۵۲)

سوال ۲۸ ...... کیا فرعون ہیجڑا تھا؟

جواب ...... جی ہاں۔ حضرت علامہ اسماعیل حسکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف لطیف روح البیان میں لکھتے ہیں کہ فرعون بی بی آسیہ سے جماع کرنے پر قادر نہ ہوا کیونکہ وہ پیدائشی نامرد تھا۔ (روح البیان پارہ ۲۸ صفحہ ۶۰) فرعون کے ہیجڑے پن سے ہمارے دور کے ہیجڑوں کیلئے بہت بڑا درس عبرت ہے کہ ایک ہیجڑا وہ تھا جس کا نام سن کر بڑے بڑے جابر بادشاہوں کے دل ہل جاتے تھے اور ایک آج کے دور کے ہیجڑے ہیں کہ معاشرے میں حقیر ترین بلکہ ذلیل سمجھے جاتے ہیں اور جو ہیجڑے نہیں انہیں تو ڈر جانا چاہئے کہ قیامت کے روز اللہ عزّ وجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دھتکار دیا پھر کہاں جائیں گے۔ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جو مرد ہو کر عورتوں کا لباس پہنے اس پر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ (ابوداؤد شریف الابداع صفحہ ۴۰۹)

دوسری حدیث میں ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جو مرد عورتوں جیسی وضع قطع بناتے ہیں اور جو عورتیں مردوں جیسی وضع قطع بناتی ہیں، ان سب پر اللہ عزّ وجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔ (ریاض الصالحین جلد ۲ صفحہ ۲۷۳)

جو گداگر مانگ مانگ کر پیسے جمع کرتے ہیں، یا گانے بجانے اور ناچنے کا پیشہ اختیار کرتے ہیں، ان کی آمدنی حرام ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے رئیس التحریر حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی کی کتاب ہیجڑوں کے شرعی احکام کا مطالعہ فرمائیں)

سوال ۲۹...... مجدد کسے کہتے ہیں۔ سب سے پہلے یعنی پہلی صدی کے مجدد کا کیا نام ہے۔ اس صدی کے مجدد کون ہیں؟

جواب...... محققین علماء اور مشائخ عظام نے مجدد کی شرائط اور اس کی پہچان کچھ اس طرح بیان کی ہیں کہ مجدد کیلئے ضروری ہے کہ وہ صدی کے آخر اور دوسری صدی کے ابتداء میں اپنی دینی خدمات علم وفضل عالمانہ شان وشوکت تقویٰ پرہیزگاری کی بے مثال شہرت رکھتا ہو اور دین میں داخل کی گئی برائیوں اور بدعات کے خلاف برسرپیکار ہو۔ سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دین اسلام کی ترویج واشاعت اس کی زندگی کا مشن ہو اس کی دینی خدمات اور حیاء سنت کا کام زبان، قلم، وقت، اپنا مال وغیرہ سے ظاہر ہوتا ہو۔

جس عالم دین نے کسی صدی کا آخری حصہ نہ پایا ہو یا پایا مگر اس میں اس کی دینی خدمات کی شہرت نہ ہوئی ہو تو ایسا علم دین مجدد نہیں بن سکتا۔ (مگر اس کی علمیت میں کسی قسم کا فرق نہیں۔ کیونکہ عالم کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جس نے عالم کی زیارت کی اس نے میری زیارت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام علماءِ حق کا سایہ ہم پر تادیر قائم ودائم فرمائے۔ آمین)

اور یہ بات بھی ضروری نہیں ہے کہ ہر صدی میں پوری روئے زمین پر صرف ایک ہی مجدد ہو بلکہ ایک سے زائد مجدد بھی ہوسکتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ مختلف علاقوں میں جہاں دین اسلام کو خطرات ہوں وہاں اللہ تعالیٰ مختلف مجددین بھیج دے تاکہ وہ دین اسلام کی اصلی کیفیت کو اُجاگر کرسکیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں،

ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینا

بے شک اللہ ہر صدی کے آخر میں اس اُمت کیلئے ایک مجدد بھیجے گا جو اس کیلئے دین کی تجدید کرے گا

یعنی دین مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو از سرِ نو زندہ کرے گا۔ (ابوداؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۲۴۱)

اس حدیث عالیہ کو مدنظر رکھ کر جب ہم کتب سیر وتواریخ کی اوراق گردانی کرتے ہیں تو ہمیں پہلی صدی سے لیکر اب موجودہ صدی تک ایسے مجددین موجود دکھائی دیتے ہیں جنہوں نے دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ڈوبتی ہوئی کشتی کی سہارا دے کر اسے پھر سے تیرا دیا۔ مجدد کیلئے یہ بات نہایت اہم ہے کہ وہ دین اسلام پر پڑی ہوئی گرد وغبار کو صاف کرکے دین کا اصلی چہرہ پھر سے روشن کردے، اُسے مجدد کہتے ہیں۔

سابقہ صدیوں کے مجدد کے اسماء مبارکہ

پہلی صدی کے مجدد......خلیفہ وقت حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

دوسری صدی کے مجدد......حضرت امام شافعی اور حضرت امام حسن بن زیاد رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں۔

تیسری صدی کے مجدد......حضرت قاضی ابو العباس بن شریح شافعی حضرت امام ابو الحسن اشعری اور حضرت امام محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

چوتھی صدی کے مجدد......حضرت امام ابوبکر باقلانی اور حضرت امام ابو الحامد اسفرائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما ہیں۔

پانچویں صدی کے مجدد......حضرت امام قاضی فخر الدین حنفی اور حضرت امام محمد بن غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما ہیں۔

چھٹی صدی کے مجدد......جلیل القدر مفسر حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔

ساتویں صدی کے مجدد......حضرت امام تقی الدین رفیق العبد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔

آٹھویں صدی کے مجدد......حضرت زین الدین عراقی، حضرت علام شمس الدین جزری اور حضرت علامہ سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

نویں صدی کے مجدد......حضرت امام جلال الدین سیوطی شافعی اور حضرت علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہما ہیں۔

دسویں صدی کے مجدد......حضرت امام شہاب الدین رملی اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہما ہیں۔

گیارہویں صدی کے مجدد......مجدد الف ثانی ام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی، محقق الاطلاق حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور حضرت میر عبد الواحد بلگرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔

بارہویں صدی کے مجدد......شہنشاہ ہندوستان ابو المظفر محی الدین اورنگزیب بہادر عالمگیر بادشاہ حضرت سیّد شاہ کلیم اللہ چشتی دہلوی، شیخ غلام نقشبندی لکھنوی اور حضرت قاضی محب اللہ بہاری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

تیرہویں صدی کے مجدد......حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے لخت جگر حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ہیں۔

چودہویں صدی کے مجدد......اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام اہلسنّت الحافظ القاری مفتی امام احمد رضا خان محدث بریلوی قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

پندرھویں صدی کے مجدد کا تعارف

قیام پاکستان کے وقت ہندوؤں اور سکھوں نے باہمی اتفاق سے جس بے دردی سے مسلمانوں کو لوٹا وہ انتہائی ناقابل بیان ہے مسلمانوں کا مال وجائیداد چھین لئے گئے بیویوں کے سہاگ اُجاڑے گئے حقوق انسانیت کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے مسلمانوں پر تشدد کیا گیا کئی ماؤں کی گودیں خالی ہوئیں کئی بہنوں کے بھائی چھین لئے گئے ہزاروں مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ اس ظلم وستم کی تاریک راستوں اور نامساعد حالات میں جو مسلمان جان بچا کر ہجرت کر کے پاکستان پہنچ کر سکھ کا سانس لینے میں کامیاب ہوئے ان خوش نصیب مسلمانوں میں جوناگڑھ کتیانہ کے مسلمان بھی تھے جوناگڑھ سے تشریف لانے والوں میں ایک شخص نیک وصالح متقی و پرہیزگار تہجد گزار عابد شب گزار حاجی عبدالرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تھے جو طبیعت کے لحاظ سے بہت سیدھے سادھے شریف النفس تھے فطری طور پر دینی امور میں راغب تھے چہرے پر سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجی ہوئی تھی۔

حاجی عبدالرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابتداء حیدرآباد اور بعد ازاں کراچی میں مستقل اقامت پذیر ہوئے۔ رزق حلال کے حصول کیلئے آپ نے ایک پرائیوٹ فرم میں ملازمت اختیار کر لی اس کی ایک شاخ سیلون کے دارالخلافہ کولمبو میں بھی لہٰذا آپ کو کولمبو تعینات کر دیا گیا اور پھر آپ کو حج بیت اللہ اور روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی اس سال ایام حج میں حجاز مقدس میں بہت سخت گرم ہوا چلی تھی جس سے کافی اموات ہوئی تھیں حضرت حاجی عبدالرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی وہ لو لگ گئی اور سخت بیمار ہوگئے جس کی بناء پر آپ کو جدہ کے ایک ہسپتال میں داخل کر دیا مگر آپ صحت یاب نہ ہوسکے اور اس طرح ۱۴ ذوالحجہ ۱۳۷۰ ہجری کو خالق حقیقی سے جا ملے۔

پندرھویں صدی کے مجدد کی آمد

حاجی عبدالرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ خوش نصیب اور عظیم انسان ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی میں ہی ۲۶ رمضان شریف ۱۳۶۹ ہجری بمطابق ۱۹۵۰ عیسوی کو ایک ایسا خوش نصیب بیٹا عطا کیا تھا جس کی پیشانی سے سعادت کے آثار نظر آرہے تھے اور یہ بچہ بچپن ہی سے شرافت ونجابت عبادت وریاضت اور زہد وتقویٰ کی بناء پر غیر معمولی عزت وتوقیر کا حامل تھا یہ بچہ بہت ہی جلد اپنی فطری ذہانت اور علمی لگن کی بناء پر دوسرے بچوں سے ممتاز نظر آنے لگا۔ عالم شیر خوارگی ہی میں والد مکرم کا سایہ سر سے اُٹھ چکا تھا اس لئے اس کی تعلیم وتربیت کا فریضہ برادر اکبر (بڑے بھائی) جناب عبدالغنی صاحب نے سنبھال لیا انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی میں بیش بہا علمی کمالات کی جھلک دیکھی تو انہوں نے اس بچے کو تعلیم وتربیت کیلئے حضرت علامہ مفتی وقارالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت میں دیدیا انہوں نے اس بچے کو علوم دینیہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ علوم باطن سے بھی نوازا۔ یہ بچہ سفر وحضر اور جلوت وخلوت میں بھی ان کے ساتھ رہا۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب کے حسن تربیت اور فیضان محبت سے مستفیض ہوا اور پھر چشم عالم یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ یہ بچہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے کے ساتھ ہی علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ معرفت وحقیقت کی تحصیل میں بھی کامل ہو چکا تھا اس بچے کو احادیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں غزالی زماں علامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی، قطب مدینہ حضرت علامہ ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہما اور مکۃ المکرمہ کے جلیل القدر عالم حضرت علامہ علوی مالکی، فقیہ العصر مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے حدیث کے اسباق اور اس کی سند واجازت حاصل ہے۔ ان جیسے اکابر علماء مشائخ سے احادیث میں تلمذ واجازت اس بچے کے مستقبل کی تابنا کی ضمانت مہیا کر رہی تھی اور پھر واقعی ایسا ہی ہوا یہ بچہ آنے والے دَور میں امیر اہلسنّت امیر ملت مبلغ اسلام امام انقلاب محی السنّت عاشق رسالت پروانہ شمع رسالت مجدد دین وملت عاشق اعلیٰ حضرت علامہ ومولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے القاب سے نوازے گئے ہیں۔

امیر اہلسنّت، مجدد دین وملت، عاشق اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیرہویں صدی کے ۳ سال ۳ ماہ اور ۵ دن پائے ہیں۔ جبکہ پندرہویں صدی کا چھبیسواں سال جاری۔ آپ نے تیرہویں صدی کا آخر پایا اور حدیث میں ہے، "بے شک اللہ ہر صدی کے آخر میں اس اُمت کیلئے ایک مجدد بھیجے گا" اس حدیث شریف کی روح سے آپ میں مجدد کی جھلک پائی جاتی ہے۔ کیونکہ آپ نے ایک صدی کا آخر بھی پایا اور آپ کی دینی خدمات بھی عام ہو چکی ہیں کہ 66 ممالک میں دعوتِ اسلامی کا کام ہو رہا ہے۔

علماء اہلسنّت کی طرف سے القابات

غزالیٔ زماں علامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت علامہ سبحان رضا سبحانی میاں سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف، رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مفتی اعظم پاکستان مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، امین ملت حضرت علامہ سیّد محمد امین میاں برکاتی، فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، فیض ملت حضرت علامہ فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ نے آپ کو دعاؤں سے نوازا ہے۔ آپ کے وابستگان اور عقیدت مندوں نے آپ کو امیر اہلسنّت اور عاشق رسول کے خطاب دیئے ہیں جگر گوشہ محدث اعظم کچھوچھوی حضرت علامہ سیّد محمد ہاشمی میاں نے آپ کو امیر ملت سے نوازا اور عالمی مبلغ اسلام شیخ العرب والعجم حضرت علامہ سیّد الشیخ یوسف ہاشم الرفاعی نے آپ کو اس صدی کا مجدد قرار دیا ہے اور ویسے بھی اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو علاماتِ مجدد بھی آپ میں پائی جاتی ہیں۔

پندرھویں صدی کے مجدد

الحمدللہ عزّوجل پندرھویں صدی کے مجدد بننے کا شرف امیر اہلسنّت مجدد دین و ملت عاشق اعلیٰ حضرت محی سنت الحاج حضرت علامہ و مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کو حاصل ہے اور آپ پندرھویں صدی کے مجدد ہیں۔ مزید تفصیلی معلومات کیلئے حضرت علامہ حبیب الرحمٰن سعدی مدظلہ العالی کی کتاب پندرھویں صدی کا مجدد کون کا مطالعہ فرمائیں۔

سوال ۳۰......آئمہ اربعہ کس زمانے میں پیدا ہوئے اور کس زمانے میں انتقال فرمایا؟

جواب......امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم زمانہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں پیدا ہوئے اور زمانہ تابعین میں انتقال فرمایا اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم زمانہ تابعین میں پیدا ہوئے اور زمانہ تبع تابعین میں انتقال فرمایا۔

(کتاب اعلیٰ حضرت سے سوال جواب، صفحہ نمبر ۴۴)

سوال ۳۱......سگ مدینہ (مدینے کا کتا) سگ مرشد (مرشد کا کتا) کہنا کیسا ہے؟

جواب ...... قرآن حکیم میں ایک سورت سورۃ الکھف ہے جس میں اصحاب کہف اور ان کے کتے کا ذکر ہے۔ جب اصحاب کہف دقیانوس بادشاہ کے شر اور اپنے ایمان کے تحفظ کی خاطر اپنے علاقے سے ہجرت کر رہے تھے تو راستے میں ایک چرواہے کے پاس سے گزرے اس کیساتھ ایک کتا بھی تھا اس کتے نے چرواہے کو چھوڑ کر اصحاب کہف کی اتباع اختیار کر لی۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحاب کہف نے اسے کئی بار بھگانے کی کوشش کی مگر وہ نہ بھاگا۔ جب وہ شہر سے دُور ایک غار میں جا بیٹھے تو وہ کتا سگ کہف بن کر غار کے دہانے پر بیٹھ گیا۔ اس کتے کی یہ ادا اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آئی کہ قرآن حکیم میں اس کا خصوص ذکر فرمایا۔ چنانچہ سورۂ کہف کی آیت نمبر ۱۸ میں اس کتے کا غار کے دہانے پر بیٹھنے کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے:

اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔

اور پھر اسی سورۃ الکھف کی آیت ۲۲ میں ان کی تعداد کا ذکر فرمایا تو اس کتے کا بھی شمار کیا اور ایک نہیں تین مرتبہ اصحاب کہف کی تعداد کا ذکر فرمایا تو تین مرتبہ اس کتے کا ذکر بھی کیا گیا۔

قرآن کریم میں بار بار اس حقیر جانور کا ذکر کیوں کیا گیا۔ اس لئے کہ اس نے اللہ عزّ وجل والوں سے نسبت جوڑی تھی اور میرے پیارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزّ وجل والوں کے ساتھ رہنے والا کبھی بد بخت نہیں ہوتا۔

قرآن شاہد ہے کہ اللہ عزّ وجل والوں سے نسبت و محبت رکھنے والا کبھی رحمتوں برکتوں سے محروم نہیں ہوتا۔ ثابت ہوا کہ سگ کہف جنتی ہے تو سگ مدینہ کا کیا مقام ہوگا اور یہ الفاظ سگ مدینہ، سگ مرشد تواضع و انکساری کے ہیں۔

امام جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عاجزی و عشق

حضرت امام عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کون نہیں جانتا، آپ اپنے ایک شعر میں لکھتے ہیں:

امام جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عاجزی و عشق ﴾

حضرت امام عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کون نہیں جانتا، آپ اپنے ایک شعر میں لکھتے ہیں:

سگ را کاش جامی نام بودے   کہ امد برز بانت گاہے گاہے

اپنی خواہش اور آرزو کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کاش رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتے کا نام جامی ہوتا تا کہ کبھی نہ کبھی آپ کی زبان پر میرا نام آہی جاتا۔

حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ﴾

تنید ام کہ سگاں را قلادہ ے بندی   چرایہ گردن حافظ نمے نہی دسنے

فرماتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے سنا ہے کہ آپ نے اپنے کتوں کے گلے میں پٹہ ڈال رکھا ہے تو حافظ کی گردن میں رسی کیوں نہیں ڈال دیتے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ﴾

اے انسان اگر تو اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے تو شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در کا سگ بن جا کیونکہ ان کے در کا سگ شیروں سے بھی زیادہ مقام رکھتا ہے۔

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں ایک منقبت عرض کی، جس کا ایک شعر یہ ہے:

سگ درگاہ جیلانی بہاؤ الدین ملتانی   لقائے دین سلطانی محی الدین جیلانی

یعنی بہاؤالدین زکریا ملتانی حضرت سیّد شیخ عبدالقادر جیلانی کے در کا سگ ہے۔ سگ جیلانی ہے سگ غوث ہے۔

سرائیکی کے مشہور صوفی بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید فرماتے ہیں ﴾

میں سگ آستانِ رسالت مآب کا   ابن قحافہ کا اور ابن خطاب کا
عثمان کا علی کا حسن اور حسین کا   خواجگانِ چشت عالی جناب کا

آپ فرماتے ہیں، میں رسالتِ مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آستانہ پاک کا کتا ہوں، سگ مدینہ ہوں۔ میں صدیق اکبر اور فاروق اعظم کے در کا کتا ہوں، سگ صدیق اور سگ فاروق ہوں۔ میں عثمانِ غنی اور مولیٰ علی کا کتا ہوں، سگ علی و سگ عثمان ہوں ہاں ہاں میں سگ حسن ہوں سگ حسین ہوں اور خواجگانِ چشت کا بھی کتا ہوں، سگِ چشت ہوں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

چودھویں صدی کے مجدد اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں | مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ | تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

پھر التجا کرتے ہیں:

جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں | کیا اور جا بھی پرسش سگ بے ہنر کی ہے
منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دَین ہے | دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

پھر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت وشان بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

تجھ سے در در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت | میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ نہیں مارے جاتے | حشر تک میرے گلے میں رہے پٹا تیرا

پھر اپنے سگ غوث ہونے پر ناز کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

میری قسمت کی قسم کھائیں سگانِ بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

پھر سگ غوث کی طاقت اور عظمت اور نسبت سے حاصل ہونے والی روحانی طاقت کا اظہار فرماتے ہیں:

کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرہ میں لاتا نہیں کتا تیرا

ان اشعار میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا سگ بغداد اور سگ طیبہ کہنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اسے جائز اور مستحسن جانتے ہیں تو بھی تو خود اپنے لئے یہ الفاظ استعمال فرما رہے ہیں۔ بہر حال سگ مدینہ، سگ غوث، سگ خواجہ، سگ عطار، سگ مرشد کہنا جائز ہے۔

سوال ۳۲......بعض لوگ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے یہاں کسی کی شفاعت نہیں چلے گی؟

جواب...... یہ اعتراض جہلاء لوگ کا ہے۔ اہل علم کا نہیں۔ شفاعت پر تو بے شمار دلیلیں ہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس موضوع پر ایک کتاب تحریر فرمائی ہے جس کا نام ہے **شفاعت مصطفیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جس میں پانچ قرآن کی آیتیں اور چالیس احادیث شفاعت تحریر فرمائی ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔

سوال ۳۳......شلوار یا پاجامہ ازار بند میں گھرس کر نماز پڑھنا، سجدے میں جاتے وقت شلوار یا کرتہ سمیٹنا مکروہ ہے؟

جواب......ان تمام باتوں کا جواب فقہ کی چھ کتابوں کا حوالہ دینے کے بعد جو حاصل جواب فتاویٰ بریلی میں لکھا ہے، وہ یہ ہے: لہٰذا شلوار یا پاجامہ کو ازار بند میں گھرسنا، تہبند باندھ لینے کے بعد اسے مزید گھرسنا، شرٹ کو پینٹ کے اندر دبا لینا جسے اِن کرنا کہتے ہیں آستین کو اوپر چڑھا لینا۔ رکوع وسجود کرتے وقت شلوار، پاجامہ یا دامن کو اوپر اُٹھانا مکروہ تحریمی ہے اور کراہت تحریمہ کے ساتھ پڑھی گئی نماز واجب الاعادہ، جیسا کہ درمختار جلد اوّل صفحہ نمبر ۳۲۷ پر ہے، کل صلاۃ ادیت مع کراھة التحریم تجب اعادتھا واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ بریلی صفحہ نمبر ۲۵۰ تا ۲۵۱ مرکزی دار الافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف)

اور امام بخاری ومسلم دونوں نے اس موضع پر ایک حدیث نقل فرمائی، حدیث یہ ہے: عن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: امرت ان اسجد علی سبعة اعظم علیٰ الجبھة والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب والشعر (مفتق علیه)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مجھے حکم دیا گیا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں: پیشانی اور دو ہاتھوں اور دو گھٹنوں اور دو قدموں کے کنارے اور ہم جمع نہ کریں کپڑوں اور بالوں کو۔

اللہ تعالیٰ ہماری نمازوں کو قبول فرمائے۔ آمین...... واللہ اعلم ورسولہ اعلم

سوال ۳۴......نفل کی دو رکعت نماز میں کیا اور مختلف نیتیں شامل کی جاسکتی ہیں؟

جواب......ایک نماز نفل چار کی نیت سے ادا کی جاسکتی ہے۔ اگر کوئی وہ دو رکعت اِن چار نیتوں سے پڑھے، سب باتوں کا ثواب خدا چاہے حاصل ہوگا اور باتوں کا ادا کرنے والا ٹھہرے گا۔

(۱) وضو کر کے دو رکعت بہ نیت تحیۃ الوضو (۲) دو بہ نیت تحیۃ المسجد پڑھے (دونوں باتیں ادا ہو جائینگی) (۳) اور اگر وقت چاشت ہو (٤) اور اس وقت کسوف بھی ہو اور دونوں کی بھی نیت کرے تو چاروں ادا ہو جائیں گی۔ مزید معلومات کیلئے فتاویٰ مصطفویہ (مکمل) حصہ دوم صفحہ نمبر ۳۲۴ کا مطالعہ فرمائیں۔

سوال ۳۵......کافر کو کافر کہنا کیسا ہے، یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ کافر کو کافر نہ کہو کیونکہ کب مسلمان ہو جائے یہ عقیدہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب......اس سوال کا جواب امام الفقہا مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی قادری برکاتی نوری نور اللہ مرقدہٗ نے کیا خوب دیا ہے، آپ فرماتے ہیں، جو یہ عقیدہ رکھتا ہے اس پر توبہ لازم ہے۔ کافر کو کافر ہی سمجھا جائے گا۔ کافر ہی کہا جائے گا مسلمانوں کو مسلمان ہی کہا جائے گا۔ ایک غلط بات جاہلوں کی زبان زد ہے۔ کافر کو کافر اس لئے نہ کہا جائے کہ اس کے خاتمہ کا حال معلوم نہیں کیا معلوم کہ وہ آخر میں مسلمان ہو جائے گا اسے اس وقت کافر نہ کہا جائے گا۔ یوں تو کسی مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہیں گے کہ خاتمہ کا حال معلوم نہیں کیا معلوم معاذ اللہ کسی مسلمان کہلانے والے کا خاتمہ کفر پر ہو۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ) (یہ مختصر حوالہ دیا گیا ہے کہ مزید معلومات کیلئے فتاویٰ مصطفویہ حصہ اوّل صفحہ نمبر ۱۴۲ کا مطالعہ فرمائیں)۔

سوال ۳۶......شہادت کے وقت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

جواب......امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک ۵۶ سال ۵ ماہ اور ۵ دن کی عمر میں شہادت پائی۔ محرم کی ۱۰ تاریخ ۶۱ ہجری بمطابق ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ عیسوی میں آپ نے رفیق اعلیٰ کی طرف سفر فرمایا۔ (بارہ تقریریں صفحہ نمبر ۸۱)

سوال ۳۷......سیّدزادی کا نکاح غیر سیّد سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب......اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت الحاج الحافظ القاری مفتی محدث محقق حضرت علامہ ومولانا شاہ احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، سیّدانی کا نکاح قریش کے ہر قبیلے سے ہو سکتا ہے خواہ علوی ہو یا عباسی یا صدیق ہو یا فاروقی یا عثمان یا اموی رہے غیر قریشی جیسے انصاری یا مغل یا پٹھان ان میں جو عالم دین معظم مسلمین ہوں ان سے بھی مطلقاً نکاح ہو سکتا ہے۔

آگے فرماتے ہیں، اگر (عورت سیّدہ) بالغہ ہے اور اس کا کوئی ولی نہیں تو وہ اپنی خوشی سے اس غیر قریشی سے اپنا نکاح کر سکتی ہے اور اگر اس کا کوئی ولی یعنی باپ دادا، پردادا اور اس کی اولاد و نسل میں کوئی مرد موجود ہے اور اس نے پیش از نکاح اس شخص کو غیر قریشی جان کر صراحۃً اس نکاح کی اجازت دیدی جب بھی جائز ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۳۵۴) واللہ ورسولہ اعلم عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سوال ۳۸......حیض ونفاس والی عورت ایام حیض ونفاس میں قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر ودُرود شریف پڑھ سکتی ہے یا نہیں اور جو معلّمہ ہو اس کیلئے کیا حکم ہے اور اذان کا جواب دے سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب......حیض ونفاس والی کو قرآن شریف پڑھنا دیکھ کر یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا اُنگلی کو نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔اسی طرح کاغذ کے پرچہ پر کوئی آیت یا سورت لکھی ہو اس کا چھونا بھی حرام ہے جزدان میں اگر قرآن مجید ہو تو اس کے چھونے میں حرج نہیں اور پہنے ہوئے کپڑے کے دامن یا کسی اور حصے سے اسی طرح دوپٹہ یا چادر جو اوڑھے ہوئے ہو اس سے بھی قرآن مجید کو چھونا حرام ہے۔غرض اس حالت میں قرآن مجید وکتب دینیہ پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی احکام ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جس پر نہانا فرض ہے۔

معلّمہ کو حیض یا نفاس ہوا تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار کلمہ شریف، دُرود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے۔

ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ (بہار شریعت جلد اوّل حصہ دوم صفحہ نمبر ۵۹ مکتبہ اسلامیہ اُردو بازار لاہور)

سوال ۳۹......حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کتنے چچا تھے اور کون کون ایمان لائے۔ابوجہل چچا تھا یا نہیں؟

جواب......حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دس یا گیارہ چچا تھے۔جن میں اکثر کا یہ حال تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کفار کے مقابلہ میں بڑی حمایت کرتے۔ان کے شر سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بچاتے تھے مگر خود اسلام قبول نہ کرتے تھے۔ (روح المعانی)

حضرت حمزہ، عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سوا باقی چچا ایمان نہ لائے۔جن میں ابولہب خبیث ترین کافر تھا اور ابوطالب آپ کے بڑے ہی خدمت گزار تھے۔ (تفسیر نعیمی جلد ۷ صفحہ نمبر ۲۷۲ مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور)

ابوجہل حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا نہ تھا۔اس کا نام عمرو اور اسکے باپ کا نام حشام تھا۔واللہ ورسولہ اعلم عزّ وجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سوال ۴۰......کفار کے بچے دوزخی ہیں یا نہیں؟

جواب......کافر کے فوت شدہ بچوں میں تین قول ہیں:

(۱) ایک یہ کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم میں رہیں گے کہ اولاد ماں باپ کے تابع ہوتی ہے۔نبی علیہ السلام کا نابالغ بچہ نبی علیہ السلام کے ساتھ، ولی کا ولی کے ساتھ، عام مسلمان کا ان کے ساتھ، ایسے ہی کافر کا بچہ کافر کے ساتھ۔

(۲) دوسرے یہ کہ ایک ان کی نجات ہوگی اور وہ اہل جنت کے خدام بن کر جنت میں رہیں گے کیونکہ انہوں نے کفر نہیں کیا اور اگرچہ کفار کے بچوں پر دنیا میں کفر کے احکام جاری ہوتے ہیں کہ نہ ان کا کفن دفن ہو نہ نمازِ جنازہ مگر آخرت میں ایسا نہ ہوگا کیونکہ یہاں ظاہر پر حکم ہے اور وہاں حقیقت ہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ اس مسئلہ میں خاموشی چاہئے کیونکہ اس بارے میں روایتیں مختلف ہیں اور دنیا میں بھی ان پر کفر کے سارے احکام جاری نہیں جہاد میں انہیں قتل کرنا جائز نہیں مگر جن کافروں پر عذاب الٰہی آیا ان کے بچے بھی عذاب سے نہ بچے۔ یہی قول امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے۔ (تفسیر نعیمی جلد ۳ صفحہ نمبر ۵۷۸ مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور)